بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- رحمت اللہ خان شاکر — یوم پنجشنبہ

ترسیل زر و انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل

ادارت کے متعلق خط و کتابت بنام ایڈیٹر الفضل

جلد ۳۰ | ۳۱- ماہ فتح ۱۳۲۱ ہش | ۲۲- ذوالحجہ ۱۳۶۱ ھ | ۳۱- ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۳۰۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹- ماہ فتح ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق چھ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو نزلہ اور کھانسی کے علاوہ جو پرسوں سے بہت زیادہ ہے۔ آج نقرس کے درد کی شکایت ہو گئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو نزلہ و بخار اور ضعف ہے۔ دعائے صحت فرمائی جائے۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کا کثیر حصہ واپس جا چکا ہے۔ کل دار الفضل کے لنگر خانہ کو بند کر دیا گیا تھا۔ اور آج صبح دار العلوم کا لنگر خانہ بند کر دیا گیا ہے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۲- ذوالحجہ ۱۳۶۱ھ

صدر ہندو مہاسبھا کی تقریر

۲۸ دسمبر کو کانپور میں ہندو مہاسبھا کا ۲۴واں سالانہ اجلاس مسٹر ساورکر صدر آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر مسٹر ساورکر نے جو صدارتی تقریر کی۔ وہ بہت زہریلی۔ اور نفاق انگیز ہے آپ نے اس میں کہا۔ کہ:-

”چونکہ ہندو ہندوستان میں بہت بڑی اکثریت ہیں۔ اس لئے وہی ہندوستانی قوم ہیں۔ مسلمان ایک فرقہ ہیں۔ جیسے دیگر فرقے کیونکہ وہ محض اقلیت میں ہیں۔ اس لئے انہیں مناسب اور معقول تحفظات پر ہی قناعت کرنی چاہیئے۔ ہندوستان کی کسی اقلیت کو اجازت نہیں دی جاسکتی۔ کہ وہ ہندوستان میں رہنے کے لئے علیحدگی کے حق کی شرط عائد کرے۔ . . . اگر مسلم لیگ پاکستان کے تباہ کن مطالبہ پر اصرار کرے۔ تو ہندو سنگھٹن کر کے ہمالیہ کی چوٹیوں سے اعلان کر دیں۔ کہ ہمیں ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس کے بغیر ہی ہم ہندوستان کی آزادی کی جد و جہد جاری کر دیں۔“

(ملاپ ۳۰- دسمبر ۱۹۴۲ء)

ہندو مسلمانوں میں اتحاد نہ ہونے کی وجہ سے اس ملک کو جو نقصان پہونچ رہا ہے۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے ایسے لوگوں کے وجود کو ہندوستان کی انتہائی بدقسمتی کہنا چاہیئے جو ایسی باتیں مونہہ سے نکال کر جن کے متعلق وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ کبھی عملی صورت اختیار نہیں کر سکتیں۔ ملک کی فضاء کو خراب کرتے رہتے ہیں۔ دراصل مسلمانوں میں پاکستان اور ہندوؤں سے کامل طور پر علیحدہ ہو کر بسنے کا جو خیال زور پکڑ رہا ہے۔ وہ ایسے عاقبت نا اندیش ہندو لیڈروں کی زہریلی تقریروں اور مسلمانوں کو ان کے جائز اور واجبی حقوق سے محروم رکھنے کی جد و جہد اور منصوبوں کا ردِ عمل ہے۔

ایسے خیالات اور بے بنیاد دعاوی کی عملی میدان میں کوئی قیمت نہیں۔ اور کوئی عقلمند ایک لمحہ کے لئے بھی یہ باور نہیں کر سکتا۔ کہ مسٹر ساورکر مسلمانوں کو ملک میں مستقل اور اہم قوم کی پوزیشن سے محروم کر کے ہندوؤں کے رحم پر ایک فرقہ کی حیثیت سے زندگی بسر کرنے پر مجبور کر سکیں گے۔ پھر ایسے تعصب کے اظہار کا نتیجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے کہ دونو قوموں میں اختلافات کی خلیج وسیع تر ہوتی جائے۔ اور وہ ہر روز ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے جائیں۔ اور اس طرح ہندوستان کی آزادی کا سوال ہمیشہ زیر بحث ہی چلا جائے باقی رہا ہندوؤں کا خود بخود ملک کو آزاد کرا سکنا۔ سو یہ ایک ایسا دعوےٰ ہے جس کی حقیقت ہندوستان کی گزشتہ تاریخ کی روشنی میں بخوبی واضح ہو سکتی ہے۔

تصویر کا دوسرا رُخ

مسٹر ساورکر کے خیالات آپ سن چکے اب اس تصویر کا دوسرا رخ دیکھنے کے لئے آپ اس قرارداد پر نظر ڈالئے جو صوبہ سرحد کی جمعیۃ العلماء کے خصوصی اجلاس میں جو ۲۵ دسمبر کو مردان میں منعقد ہوا۔ پاس کی گئی ہے۔ اس میں قرار دیا گیا ہے۔ کہ ”پاکستان ہمارا مذہبی اور سیاسی نصب العین ہے۔ جمعیۃ اس کے متعلق اپنے غیر متزلزل عزم و ارادہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس کے حصول کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار ہے۔“

(احسان ۳۰- دسمبر)

اس قرارداد کو مسٹر ساورکر جیسے ہندو لیڈروں کے خیالات کا صحیح جواب تو کہا جا سکتا ہے۔ لیکن ایک ایسی جمعیۃ کی طرف سے جو علماء پر مشتمل کہلاتی ہو۔ اور عام مسلمان اپنی مذہبی اور سیاسی رہنمائی کے لئے اس کی طرف دیکھتے ہو۔ اس قسم کے خیالات کا اظہار سخت افسوسناک ہے۔ پاکستان یعنی چند صوبوں میں اختیارات کی عنان کا مسلمانوں کے ہاتھ میں آنا اسلام کے پیش کردہ سیاسی نصب العین سے بھی کوسوں دور ہے۔ چہ جائیکہ یہ مسلمانوں کا مذہبی نصب العین کہلا سکے۔ اسلام کا مقصد اور نصب العین صوبجاتی اور ملکی حدود سے بالکل آزاد اور چند سیاسی حقوق و اختیارات کے حصول سے بہت بلند و بالا ہے۔ اور یہ مسلمانوں کی انتہائی بدقسمتی ہے۔ کہ ان کے علماء کا گروہ بھی اسلام کے صحیح مطمح نظر اور نصب العین سے نا آشنا ہے۔ مسلمانوں بالخصوص مسلم راہنماؤں میں یہ تنگ نظری اور محدود خیالی ان کی مشکلات کا بہت بڑا سبب ہے۔ اسلام دنیا میں جو وحدت اور جو نظام قائم کرنے کے لئے آیا۔ اسے نظر انداز کر کے آج مسلمانوں کے لئے نصب العین تجویز کئے جا رہے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کے لئے کسی نصب العین کا تجویز کرنا۔ اور ان کا کوئی مقصود قرار دینا کسی عالم یا علماء کی جمعیت کا کام نہیں۔ بلکہ یہ نصب العین شروع دن سے معین ہے۔ اور مسلمانوں کی فلاح و کامرانی کا راز اسی میں مضمر ہے۔ کہ وہ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے جد و جہد کریں۔ وہ کسی حالت میں بھی ان کی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونا چاہیئے۔ اور جب تک وہی نصب العین ان کی تمام جد و جہد اور سعی و کوشش کا محور اور نقطۂ مرکزیہ نہ ہوگا۔ وہ دنیا میں عزت کا وہ مقام حاصل نہیں کر سکتے۔ جو قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں نے حاصل کیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حقہ نوشی کی قبیح عادت

باوجودیکہ ہمیشہ یہ نصیحت کی جاتی ہے۔ کہ حقہ نوشی لغو افعال میں داخل ہے۔ اور مومن کو آیت والذین ھم عن اللغو معرضون کے ماتحت اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ ابھی تک ایسے احباب ہیں جو اپنی عادت سے مجبور ہو کر حقہ اور سگرٹ استعمال کرتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اگر وہ خدا کا غیر معمولی اور نیک سلوک چاہتے ہیں۔ تو اپنی عادت کو چھوڑیں پھر دیکھیں کہ خدا بھی ان کی خاطر اپنی عادت کو پھاڑے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں۔

"اس کی قدرتیں بے انتہا ہیں۔ مگر بقدر یقین لوگوں پر ظاہر ہوتی ہیں۔ جن کو یقین اور محبت اور اس کی طرف انقطاع عطا کیا گیا ہے۔ اور انسانی عادتوں سے باہر کیئے گئے ہیں۔ انہیں کے سئے خارق عادت قدرتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ مگر خارق عادت قدرتوں کے نمونے دکھلانا انہیں کے لیئے ارادہ کرتا ہے۔ جو خدا کے لئے اپنی عادتوں کو پھاڑتے ہیں"

پس دوست حقہ نوشی ایسے لغو فعل سے باز رہیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

"ان کا بھلا جو بارشِ دشنام کرتے ہیں"

از جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر سیالکوٹ

یہ لوگ جو اسلام ہی اسلام کرتے ہیں
محفل میں خوب گاتے ہیں جوشِ عمل کے گیت
ان حاجیوں کو دیکھئے عینِ طواف میں
لفظوں میں مارتے ہیں بڑی جو خودی کی ڈینگ
ملا بھی کام کرتے ہیں دن رات دین کا
میدانِ کارزارِ عمل سے تو ہے گریز
یہ لوگ کب سے چھوڑ چکے ہیں خدا کا کام
جو اعتراض کرتے ہیں کرتے ہیں اعتراض
پھر مصطفٰے کا بادہ کدہ کھولتے ہیں ہم
نعمت ملی ہے ہم کو جو شاہِ حجاز سے
نورِ جمالِ احمدی پھیلا کے چار سو
پیغامِ حق جو حق سے محمدؐ کو ہے ملا
ٹیڑھے دلوں کو پھیرنے والا تو ہے خدا
سنگساریاں جو کرتے ہیں بخشے خدا انہیں
کیا روک لیں گے گردشِ تقدیر کا وہ سیل
کیا توڑ لینگے ریت کے ذرے چٹان کو

پوچھے کوئی اسلام کا کیا کام کرتے ہیں
گھر جا کے لیٹ جاتے ہیں آرام کرتے ہیں
رہنِ ایاغ جامۂ احرام کرتے ہیں
اعمال میں تجارتِ اصنام کرتے ہیں
دن رات ہم کو موردِ الزام کرتے ہیں
ناحق یہ لوگ شکوۂ ایام کرتے ہیں
مفت اب خدا سے خواہشِ انعام کرتے ہیں
جو کام کرنیوالے ہیں وہ کام کرتے ہیں
پھر تشنگاں کے لب کے قریں جام کرتے ہیں
نعمت وہ شرق و غرب میں ہم [illegible] کرتے ہیں
ہر دل سے دور ظلمتِ آلام کرتے ہیں
ہر اک کے عرضِ گوش وہ پیغام کرتے ہیں
حجت کا ہم تو دوستو اتمام کرتے ہیں
ان کا بھلا جو بارشِ دشنام کرتے ہیں
جو روکنے کی کوششِ ناکام کرتے ہیں
دل میں وہ اپنے آرزوئے خام کرتے ہیں

تنویرؔ اپنا کام ہے تبلیغِ حق فقط
تسبیحِ ذو الجلال والاکرام کرتے ہیں

خریداران فرقان کے لئے اعلان

جن دوستوں کا چندہ دسمبر ۱۹۴۲ء تک ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام آئندہ فرقان اسی صورت میں بھیجا جائے گا۔ جبکہ ان کا چندہ بھیجے جانے کی اطلاع ۲۰ جنوری ۱۹۴۳ء سے پہلے پہلے دفتر "فرقان" میں پہونچ جائے گی۔ ۱۹۴۳ء کے لئے چندہ سالانہ ڈیڑھ روپیہ ہے۔

مینجر رسالہ "فرقان" قادیان

اخبار احمدیہ

گورمکھی سیکھنے کے خواہشمند } سکھوں میں تبلیغ کا کام کرنے والے تین ہفتے تین دن بلکہ تین گھنٹے میں بھی مجھ سے اتنی گورمکھی سیکھ سکتے ہیں۔ کہ مطلوبہ حوالجات دکھا کر سکھوں پر اتمام حجت کر سکیں۔ اور سکھوں میں آسانی سے تبلیغ کر سکیں۔ خواہشمند احباب مجھ سے ملیں

خاکسار عبدالرحمن بی۔ اے (دھرم سنگھ) دارالفضل قادیان

گمشدہ لوئی کی تلاش } ۲۷ دسمبر کی رات جلسہ سالانہ ختم ہونے پر پہلی سپشل ٹرین میں رات کے دس بجے قادیان سے انجن کے ساتھ والے ڈبہ میں سوار ہوا۔ امرت سر سٹیشن پر پہونچ کر میری لوئی اونی دوہری رنگ سیاہ غلطی سے ڈبہ میں رہ گئی۔ ایک دوست نے بتایا۔ کہ ان کو مل گئی۔ مگر ان سے کسی اور دوست نے یہ کہہ کر لے لی۔ کہ وہ مجھے جانتے ہیں۔ اور پہونچا دیں گے۔ جس دوست کے پاس ہو وہ مجھے عنایت کریں۔ خاکسار فضل دین ریلوے ٹیلیگراف مسنجر ریلوے سٹیشن وزیر آباد جنکشن

درخواست ہائے دعا } (۱) چودھری مظفر احمد صاحب چوہریوالہ کی اہلیہ صاحبہ لمبے عرصے سے بیمار ہیں (۲) حاجی غلام احمد صاحب کریام علیل ہیں۔ (۳) بشیر احمد صاحب و ظہور الدین صاحب کریام فیڈرل سروس کمیشن کا امتحان دینے والے ہیں (۴) میاں فیروز الدین صاحب سیالکوٹ کی آنکھوں کا میو ہسپتال میں اپریشن کیا گیا ہے۔ (۵) جلسہ کے معاً بعد سخت سردی شروع ہو گئی ہے۔ جو دوست عورتیں اور چھوٹے چھوٹے بچے گھروں کو واپس جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ سفر میں شدید مشکلات ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ ہر قسم کے عوارض اور تکلیف سے بچائے۔ اور بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہونچائے

اعلان نکاح } ۲۰ فتح ابرار محمد خلف حاجی محمد عبدالواحد صاحب مرحوم قصبہ سکرا ضلع ہمیر پور کا نکاح سلیمہ خاتون احمدی بنت ماسٹر نذیر محمد خان صاحب ہیڈ ماسٹر ساکن قصبہ سکرا ضلع ہمیر پور کے ساتھ مہر موجل ۵۰۰ روپے پر جناب ماسٹر صاحب موصوف نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار اسرار محمد

ولادت } (۱) شیخ عنایت اللہ صاحب نصرت آباد سندھ کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ احباب اس کی صحت اور درازی عمر اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار رسید سجاد احمد قادیان (۲) میاں عبدالمنان صاحب ککی کے ہاں ۱۰ ذوالحجہ کو لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے اور زچہ و بچہ کی تندرستی کے لئے دعا فرمائیں۔ بچے کا نام لطف المنان رکھا گیا ہے۔ خاکسار محمد شریف احمد محلہ دلاور پور مونگھیر

دعائے مغفرت } ۲۰ دسمبر کو میاں خورشید احمد صاحب دوکاندار کی زوجہ مسماۃ امۃ الرحمن صاحبہ قریباً ایک سال بیمار رہ کر فوت ہو گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی کی لڑکی تھیں احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ملک عزیز محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

394

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر کا انکشاف

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر

۲۵ دسمبر ۱۹۴۲ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی:- (ایڈیٹر)

تمہید

اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو انبیاء مبعوث ہوتے ہیں۔ اُن کے سپرد عموماً مخلوق کی عام اصلاح کے علاوہ حسبِ ضرورتِ زمانہ کوئی خاص اصلاحی کام بھی کیا جاتا ہے۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ البرکات نے اپنی قوم کے سامنے بتوں کو بیکار اور بے طاقت ثابت کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد یہ کام ہوا کہ وُہ بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نکال لائیں۔ چنانچہ اس میں وُہ خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہُوئے۔ ایسا ہی اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپُرد یہ کام ہُوا۔ کہ وُہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات و ممات بیّن دلائل سے ثابت کر کے مذہب عیسوی کا ہمیشہ کے واسطے خاتمہ کر دیں۔ اور اسی کام کا نام دوسرے الفاظ میں کسرِ صلیب ہے۔

اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو خاص کام کسی نبی۔ رسُول۔ مامور کے سپرد ہوتا ہے اُس خاص کام کے سرانجام دینے کے واسطے اُن کو خاص طاقتیں اور خاص علوم بھی اللہ تعالےٰ ہی کی طرف سے بخشش ہوتے ہیں۔ ایسے علوم جو پہلوں کے حصے میں نہیں آئے ہوتے کلام پاک وعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّھَا میں اسی کی طرف اشارہ ہے کہ آدم کو اللہ تعالےٰ نے بعض ایسے کلمات سکھائے۔ جن کی پہلے فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی۔ ہر ایک نبی اور رسُول اپنے وقت کا آدم ہوتا ہے۔ اور اس کو حسبِ ضرورت بعض ایسے علوم عطاء کئے جاتے ہیں۔ جن کی اُن سے قبل فرشتہ خصلت انسانوں کو بھی اطلاع نہیں ہوتی۔ اس مسئلہ کو اس مثال کے ساتھ سمجھنے کے واسطے آسان کیا جاسکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور سے قبل بھی اسلام میں کئی ایک نیک لوگ تھے۔ جو دین محمدی کے واسطے غیرت رکھتے تھے۔ جیسا کہ مولانا رحمت اللہ صاحب۔ مولانا اسمٰعیل شہید صاحب۔ نواب صدیق حسن خان صاحب۔ سر سید احمد خان صاحب۔ مولوی چراغ علی صاحب۔ مولوی محمد حسن صاحب امروہی۔ شیخ محمد عبدہ مصری۔ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی۔ شیخ طنطاوی صاحب۔ یہ اصحاب پادریوں اور آریوں اور سکھوں کے حملوں کے جواب دیتے اور اسلام کی سچائی کو ثابت کرنے کے واسطے اپنی طرف سے پوری کوشش کرتے۔ اور جوش کے ساتھ زور لگاتے۔

مگر ان کو علم مناظرہ وکلام میں وُہ باتیں نہ سوجھیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے سمجھائیں۔ اور بتلائیں۔ اور باوجود ان کی کوششوں کے پادریوں اور اُن کے شاگرد آریوں کا فتنہ اسلام کے خلاف دن بدن بڑھتا چلا گیا۔ اور مخالفین مسلمانوں کو مرتد کرنے میں دلیر ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وفاتِ مسیح کا خداداد حربہ اپنے ہاتھ میں لیا اور قرآن وحدیث اور انجیل اور کتب تاریخ سے یہ ثابت کر دیا۔ کہ وُہ شخص جس کو عیسائی دُنیا ہمیشہ کے لئے زندہ سمجھ کر خدائی کے مرتبہ پر پہونچا رہی ہے وُہ تمام دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہوگیا۔ اور زیر زمین دفن ہوگیا۔ نہ صرف عقلی اور نقلی دلائل سے آپ نے وفاتِ مسیح ناصری کو ثابت کر دیا۔ بلکہ اس کی قبر بھی دکھا دی۔ اور یہ حملہ عیسائی مذہب پر ایسا سخت ہے کہ بشپ لیفرائے نے ہزارہا آدمیوں کے بھرے جلسے میں میری تقریر وفاتِ مسیح پر سُن کر باواز بلند اقرار کیا۔ "اگر مسیح زندہ نہیں۔ اور مر گیا ہے تو پھر دینِ عیسوی ایچ اور بے کار ہے!!"

تھوڑے دنوں کی بات ہے۔ مرزا کبیر الدین احمد صاحب احمدی نے لکھنؤ کے پادری ٹائٹس سے یہ سوال کیا۔ کہ اگر یہ ثابت ہوجائے۔ کہ مسیح کی قبر کشمیر میں ہے۔ تو دین عیسوی کا کیا حال۔ تو پادری صاحب نے جواب دیا کہ میں کیا کہوں۔ یہ تو پولوس رسُول بھی کہہ گیا ہے۔ کہ اگر مسیح زندہ نہیں تو پھر ہماری منادی عبث۔ اور عیسائیوں کا ایمان بھی عبث دیکھو قرنتی اول باب ۱۵۔ آیت ۱۴)

پہلے مسلمان علماء کی کوششیں جو دینِ اسلام کی اعانت میں ہوئیں۔ وُہ قابلِ قدر ہیں۔ اور ان کے ہم شکر گزار ہیں۔ مگر ان میں سے کسی کو یہ نہ سوجھی۔ کہ عیسائی جس کو خدا مانتے ہیں۔ اور ان کے سارے دین کا انحصار اسی پر ہے۔ وُہ ہستی ہی فوت ہو چکی ہے۔

قبر کا ابتدائی ذکر

جب وفاتِ مسیح کی بحثیں زور شور سے چھڑیں۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ کشمیر کے دارالخلافہ سری نگر شہر میں ایک قبر ہے۔ جو کہ وہاں کے لوگوں میں حضرت عیسٰی نبی کی قبر کر کے مشہور ہے۔ اس طرح چونکہ یہ امر کلام پاک کی تائید کرتا تھا۔ اس واسطے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلیفہ نور الدین صاحب مرحوم تاجر جموں کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی اصحاب میں سے تھے۔ اس قبر کی تحقیقات کے واسطے سری نگر بھیجا۔

اس کے بعد دن بدن اس قبر کے حضرت عیسٰے کی قبر ہونے کے متعلق مزید تائیدی امور منکشف ہوتے چلے گئے۔ جن کو نمبر وار درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس کی تائید نہ صرف قرآن حدیث اور تاریخی اور عقلی شہادتوں سے ہوئی۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے تازہ الہامات نے بھی اس کی شہادت دی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیف مسیح ہندوستان کے صفحہ ۱۳ پر تحریر فرمایا ہے۔

۵۶۰ کشمیریوں کے دستخط

سب سے اول وہ تصدیقی تحریریں ہیں۔ جو حضرت خلیفہ نور الدین صاحب مرحوم نے کشمیر کے علماء۔ اور فضلاء اور تاریخ دانوں اور اکابر سے حاصل کیں۔ دراصل حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ نے بھی اس قبر کا ذکر پہلے خلیفہ نور الدین صاحب تاجر سے ہی سُنا تھا۔ چنانچہ خلیفہ صاحب نے اپنے حالات میں لکھا ہے:-

"جب کشمیر میں ایک دفعہ سخت ہیضہ ہُوا۔ اس وقت میں سری نگر میں ملازم تھا۔ میری ڈیوٹی لگی۔ کہ شہر کے مختلف حصوں میں پھر کر لوگوں کو صفائی اور علاج وغیرہ کی طرف متوجہ کروں۔ اس وقت سری نگر کے محلہ خانیار میں مجھے معلوم ہُوا۔ کہ یہاں ایک قبر ہے جسے شاہزادہ نبی یوز آسف کی قبر کہتے ہیں۔ اور بعض اُسے حضرت عیسٰے نبی کی قبر بھی کہتے ہیں۔ میں نے حضرت مولوی صاحب سے اس بات کی رپورٹ کی۔ مگر وُہ سُن کر چُپ ہو رہے۔ اس کے بعد حضرت مولوی صاحب قادیان آگئے۔ اور ایک دفعہ اتفاقاً اس امر کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہُوا۔ تو حضرت صاحب نے مجھے (جموں سے) بلوایا اور اس امر کی تحقیقات کے واسطے کشمیر بھیجا!"

(جس زمانہ میں ہیضہ پڑنے کا ذکر ہے۔ اس وقت حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول ریاست جموں کشمیر میں شاہی طبیب تھے۔ اور مہاراجہ صاحب کے ساتھ سردیاں میں جموں اور گرمیاں میں کشمیر میں رہا کرتے تھے) حضرت خلیفہ نور الدین صاحب مرحوم تحقیقات کے واسطے چار ماہ کشمیر میں رہے اور چونکہ اسوقت سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کا وہاں کچھ چرچا نہ تھا۔ اس واسطے تمام علماء۔ معتبر اور مشہور آدمیوں نے تحریر کر دیا۔ کہ یہ قبر حضرت عیسٰی ہی کے نام سے بھی مشہور ہے۔ جو یہاں ۱۹ سو سال سے مدفون ہیں۔ یہ دستخط ۵۶۰ آدمیوں کے ہیں۔ اور اُن میں ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ علماء۔ تجار۔ پیشہ ور امیر وغریب۔ ان میں سے چند ایک کے نام بطور نمونہ درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی واعظ رسول صاحب میر واعظ۔ مولوی احمد اللہ صاحب واعظ۔ مولوی محمد سعد الدین عتیق صاحب واعظ۔ حاجی نور الدین صاحب وکیل۔ نمبردار عزیز میر صاحب۔ منشی عبد الصمد صاحب وکیل۔ حاجی غلام رسول صاحب تاجر۔ میر محمد سلطان صاحب صراف۔ حکیم جعفر صاحب۔ مرزا احمد بیگ صاحب ٹھیکہ دار۔ حکیم علی نقی صاحب مفتی مولوی شریف الدین صاحب۔ مولوی صدر الدین صاحب مدرس۔ نمبردار حبیب بیگ صاحب۔ عبد اللہ جیو تاجر میوہ جات۔ عبد الرحیم صاحب امام مسجد۔ مہدی خالق شاہ صاحب خادم درگاہ۔ پیر نور الدین قریشی صاحب۔ احمد جو چھیٹ گر۔ سیف اللہ شاہ خادم درگاہ شیخ نور الدین نورانی

یوز آسف کون تھا

اس قبر کو جو شہزادہ نبی یوز آسف کی قبر بعض تاریخی کتابوں میں لکھا گیا ہے یہ بھی حضرت عیسےٰ کا ہی دوسرا نام ہے اناجیل سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ نبی کو شہزادہ بھی کہا جاتا ہے۔ اور یسعیاہ باب ۹ آیت ۶ میں ایک شہزادہ کے آنے کی جو پیشگوئی ہے۔ اس کا یہود اور عیسائی بالاتفاق آنے والے مسیح میں پورا ہونا مانتے ہیں۔ اس واسطے عیسوی لٹریچر میں حضرت عیسےٰ کے جو نام درج ہیں۔ ان میں ایک نام شہزادہ بھی ہے۔ اور یوز بھی مسیح ناصری کا نام ہے۔ جو اصل لفظ یہوشوع تھا۔ یونانی اور عبرانی اور دیگر زبانوں میں جا کر وہی لفظ۔ جی زس۔ اور یسوع اور یوز ہو گیا۔ چنانچہ اکبر بادشاہ کے زمانہ میں مشہور مصنف فیضی نے اس کے متعلق لکھا ہے۔ ع

اے نام تو یوز و کرستو

آسف عبرانی لفظ ہے۔ اس کے معنے ہیں جمع کرنے والا۔ چونکہ آنے والے مسیح کے متعلق یہود کا عقیدہ تھا۔ کہ وہ اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کو جمع کریگا۔ اسی وجہ سے اس کا نام آسف یعنی جمع کرنے والا ہوا۔ عیسائی لٹریچر میں مسیح ناصری کے جو صفاتی نام لکھے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک نام جمع کرنے والا بھی ہے۔ جو یسعیاہ نبی کی پیشگوئی باب ۱۱ آیت ۱۲ کو پورا کرنے والا مانا جاتا ہے۔

چشم دید شہادت کی انجیل

ملک مصر کی عیسائی خانقاہوں میں سے ایک پرانی انجیل نکلی تھی۔ جس کا نام تھا۔ "واقعہ صلیب کے چشم دید حالات"۔ اس انجیل کا مصنف اپنے آپ کو مسیح کا ایک گہرا دوست بتلاتا ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ یہودیوں میں ایک صوفیوں کا فرقہ تھا۔ جس کا نام ایسینز تھا۔ (Essenes.) یسوع اور یہ مصنف ہر دو اس فرقہ کے ممبر تھے۔ وہ لکھتا ہے کہ یسوع کو جب صلیب دی گئی۔ میں وہاں موجود تھا۔ جب ہم نے سمجھا۔ کہ وہ مر گیا ہے۔ اور اسے صلیب سے اتارنے لگے۔ تو ہمیں محسوس ہوا۔ کہ وہ مرا نہیں بلکہ بے ہوش ہے۔ اس واسطے ہم نے سپاہیوں کی منت کی۔ کہ اس کی ہڈیاں نہ توڑی جائیں۔ اور لوگوں کو دکھانے کے لئے کفن میں لپیٹ کر قبر میں رکھ دیا۔ رفتہ رفتہ اسے ہوش آئی۔ اور وہ قبر سے نکل آیا۔ اور چالیس دن تک ہمارے ساتھ رہا۔ اور پھر کسی اور ملک کو چلا گیا یہ انجیل مصر سے کوئی صاحب لے کر یورپ کو چلے گئے۔ اور اسے لاطینی زبان میں ترجمہ کیا۔ اور لاطینی سے جرمن زبان میں ترجمہ ہوا۔ جرمن سے کوئی صاحب اسے امریکہ لے گئے۔ اور وہاں ایک کمپنی نے اس کا ترجمہ کرا کر انگریزی میں اس کو شائع کیا۔ میں نے ۱۹۰۹ء میں اسکے متعدد نسخے منگوائے تھے۔ اور حضرت میاں معراج الدین صاحب مرحوم نے اس کا ترجمہ اردو میں کر کے شائع کیا تھا۔ (اللہ تعالےٰ انہیں جنت میں بلند درجات عطا فرمائے) یہ انجیل اس امر کا بین ثبوت ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ صلیب پر نہ مرے۔ بلکہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی ہدایت کے واسطے جو اس وقت ممالک افغانستان اور کشمیر میں آباد تھیں چلے گئے اور جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ ایک سو بیس سال کی عمر پا کر کشمیر میں دفن ہوئے۔

حضرت عیسےٰ کی ۲۷ سالہ زندگی کے حالات

اناجیل مروجہ میں یسوع کی زندگی کے پہلے تین سالوں کے حالات درج ہیں۔ اور واقعہ صلیب سے صرف تین سال قبل کے حالات لکھے ہیں۔ درمیانی ۲۷ سال کے متعلق اناجیل بالکل خاموش ہیں۔ کہ اس عرصہ میں یسوع کہاں رہا۔ اور کیا کرتا رہا۔ لیکن انیسویں صدی عیسوی کے آخر میں ایک روسی سیاح جو تبت کے علاقہ میں پہونچا۔ اس کا نام نکولس ناٹوویچ تھا۔ وہ بیمار ہو کر کسی تبتی مندر میں کئی مہینے مقیم رہا۔ جہاں بدھ مذہب کے راہب اس کی خدمت کرتے رہے۔ اور اس کو اپنے مذہب کی کتابیں سناتے رہے۔ انہیں کتابوں میں ایک کتاب جو پالی زبان میں تھی۔ اس کو ترجمہ کر کے سنائی گئی۔ جس میں حضرت عیسےٰ کے حالات درج ہیں۔ اور لکھا ہے۔ کہ عیسےٰ ملک تبت میں آیا اور کئی سال یہاں رہا۔ اور بدھ مذہب کی تعلیم بھی حاصل کرتا رہا۔ اور پھر عوام کے درمیان مبلغ ہو کر مذہبی تعلیم دیتا رہا۔ وہ تعلیم جو حضرت عیسےٰ کی اس پالی زبان کی کتاب میں درج ہے وہ بالکل وہی ہے جو اناجیل میں درج ہے۔ گویا ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ انجیل ہی پالی زبان میں ترجمہ کی گئی۔ یا پالی زبان سے ترجمہ کر کے انجیل بنائی گئی۔ روسی سیاح اس کتاب کے ترجمہ کو اپنے ساتھ لے گیا۔ اور فرانسیسی زبان میں اس کو شائع کیا۔ فرانسیسی سے وہ کتاب انگریزی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کی گئی۔ اور اس کا نام رکھا گیا۔ The Unknown Life of Jesus Christ یعنی حضرت عیسےٰ کی نامعلوم زندگی۔ یہ کتاب ہندوستان میں کسی صاحب نے اردو میں بھی ترجمہ کی ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ہندوستان میں آئے اور کشمیر سے تبت بھی پہونچے۔

قرآن شریف میں کشمیر کا ذکر

قرآن شریف میں جو اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ اور اس کی ماں کے متعلق فرمایا ہے وجعلنا ابن مریم وامّہ اٰیۃً وّ اٰوینٰھما الیٰ ربوۃٍ ذاتِ قرارٍ و معین۔ سورۃ المومنون آیت ۵۱) اور ہم نے مریم اور اس کی ماں کو ایک نشان بنایا۔ اور انہیں ایک اونچی زمین پر پناہ دی جہاں چراگاہیں اور چشمے ہیں۔ اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ وہ ملک کشمیر ہی تھا۔ جہاں خدا تعالےٰ نے یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر حضرت عیسےٰ کو پہونچایا۔ یہ خوبی کثرت چشموں اور سبزی کی کسی دوسرے ملک کے پہاڑ میں نہیں پائی جاتی۔ جو کہ کشمیر میں ہے۔

تھوما حواری ہندوستان میں

حضرت مسیح ناصری کے ہندوستان آنے کے تائیدی نشانات میں سے تھوما حواری کی قبر ہے۔ جو شہر مدراس کے محلہ میلاپور میں اب تک موجود ہے۔

اناجیل مروجہ سے بھی یہ بات ثابت ہے۔ کہ تھوما کو مسیح کے ساتھ خاص محبت تھی۔ اور اس محبت کا یہ حال تھا۔ کہ جب یسوع نے ایک دفعہ اشارۃً کہا۔ کہ میں تمہارے پاس سے چلا جاؤں گا۔ تو دوسرے حواری تو خاموش رہے۔ مگر تھوما گھبرا گیا اور جدائی کا صدمہ اس کو بہت شاق گزرا اور اس نے بے اختیار ہو کر یسوع سے پوچھا۔ کہ اے خداوند ہم نہیں جانتے۔ کہ تو کہاں جاتا ہے۔ پھر اس راہ کو کس طرح سے جانیں۔ یسوع نے اس کو پھر بھی یہی کہا۔ کہ تم راہ کو جانتے ہو۔ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ یسوع اپنے کشف سے ... تھا۔ کہ ا... ... راہ راست کی کھوئی ہوئی بھیڑوں ... تو اپنے والدین کے ذریعہ ممالک میں جاتا ہے۔ اور اس نے پہلے حواریوں کو پرائیویٹ طور پر بتا دیا تھا۔ کہ وہ کئی ملکوں سے ہوتا ہوا۔ ہندوستان پہونچے گا۔ اسی واسطے تھوما حواری بھی اس کے پیچھے پیچھے ہندوستان پہونچا بلکہ عیسائی مذہب کی بعض تاریخی کتابوں سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ایک اور حواری جس کا نام بارتھولومیو ہے وہ بھی ہندوستان آیا تھا۔ اور ہندوستان کے علاقہ جنوبی مدراس میں اب تک پہلی صدی کے عیسائی موجود ہیں۔ جو مسیح کو خدا نہیں سمجھتے۔ اور ان کی مذہبی زبان سریانی تھی۔ اور ان کی ابتدائی حالت سب مسیح کے وقت کے عیسائیوں سے ملتی ہے۔ وہ اپنے گرجوں میں بت نہ رکھتے تھے۔ اور اولیاء کی پرستش نہ کرتے تھے

395
Digitized By Khilafat Library Rabwah

لیکن جب پرتگیز ہندوستان میں آئے۔ تو ان کے ساتھ جو رومن کیتھولک پادری تھے۔ انہوں نے اپنے اثر سے ان کے طرز عبادت میں فرق ڈالا۔ سقوما حواری شمالی ہندوستان میں بھی آیا تھا۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے اس کو تبلیغ کے واسطے جنوبی ہندوستان بھیج دیا۔ اس کی قبر پر ایک بڑا شاندار گرجہ بنا ہوا ہے اور اب بھی عیسائی لوگ وہاں زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ اور اس کی قبر کی مٹی بیماروں کو تندرست کرنے کے واسطے دیتے ہیں۔ اس جگہ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ جنوبی ہند میں یہودی بھی بہت پرانے پائے جاتے ہیں۔ جن کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ زمانہ مسیح سے بہت پہلے سے ہندوستان میں آباد ہیں۔ اور وہ بھی ان کھوئی ہوئی بھیڑوں میں شامل تھے جن کی طرف حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھیجے گئے تھے۔ اس لئے ضرور تھا۔ کہ مسیح خود یا اس کا کوئی حواری وہاں پہونچتا۔ وہ یہودی اب تک علاقہ کوچین وغیرہ میں موجود ہیں۔ ان کی مذہبی زبان عبرانی ہے۔ گو ان کا تمدن بدل کر ہندوانہ ہو گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے کچھ سقوما کی تبلیغ سے عیسائی ہو گئے۔ باقی اب تک یہودی ہی چلے آتے ہیں۔ تاریخ دکن میں قریباً چالیس کتابیں میں نے ایسی دیکھی ہیں۔ جن میں ان پرانے یہودیوں [illegible] اور سقوما حواری کے [illegible]

پیجاب

کشمیر میں یہود

حضرت مسیح ناصری کا کشمیر میں آنا اس واسطے بھی ضروری تھا۔ کہ جیسا کہ انجیلوں سے ظاہر ہے۔ وہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں یہودیوں کی گم شدہ بھیڑوں کی ہدایت کے واسطے آیا ہوں۔ اور گمشدہ بھیڑوں سے مراد وہ یہودی تھے جو غیر یہودی بادشاہوں کے مظالم سے مجبور ہو کر دوسرے ممالک کو چلے گئے تھے۔ اور تواریخ سے ثابت ہے کہ افغانستان۔ کشمیر۔ تبت۔ چین اور ہندوستان میں وہ آباد ہوئے۔ کشمیریوں کے یہودی الاصل ہونے کی بہت سی دلیلیں اور نشانات اب تک پائے جاتے ہیں۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:۔

یوروپین سیاحوں کی شہادت

(ا) یورپ کے سیاح جسقدر کشمیر میں آئے ہیں۔ ان سب نے اپنے سفرناموں میں یہ بات لکھی ہے کہ جب ہم کشمیر کی سرحد میں پہونچے۔ اور کشمیر کے باشندوں کو پہلی دفعہ دیکھا۔ تو بے اختیار ہمیں یہ خیال آیا۔ کہ یہ تو کوئی یہودیوں کی قوم ہے۔ ان کی شکلیں اور صورتیں اور لباس اور داڑھی کی وضع سب یہودیوں کی سی ہے۔ ڈاکٹر برنیر جو اورنگ زیب بادشاہ کے زمانہ میں ہندوستان میں آئے تھے۔ اور کرنل فاسٹر اور بیرن ہیوز اور کرنل ٹارن۔ اور مسٹر اٹر لینڈ۔ اور سر والٹر لارنس۔ اور اے۔ الف نائیٹ۔ مسٹر اے جے۔ ریپ۔ مسٹر جی۔ ٹی۔ وگنی اور بیرن ہیگل اور جیمز ملنی۔ اور کپتان سی۔ ایم۔ اور کرنل کاک برن۔ ان سب کی اور ان کے سوائے اور بہت سے یوروپین سیاحوں کی بالاتفاق یہ رائے ہے کہ کشمیر کے لوگ یہودی الاصل ہیں۔

شہروں کے نام

(ب) کشمیر کے شہروں اور دیہات کے نام ملک فلسطین اور شام کے شہروں کے ناموں پر رکھے گئے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جب یہود اس ملک میں داخل ہوئے۔ تو انہوں نے اپنی نئی بستیوں کے نام اپنے پرانے وطن کی یادگار میں نامزد کئے۔

عبرانی حروف

(ج) کشمیر کے کئی ایک پرانے قبرستانوں میں کتبوں پر عبرانی حروف لکھے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ بہت کچھ مٹ جانے کے سبب اچھی طرح پڑھے نہیں جاتے۔ تاہم ان حروف کے عبرانی ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

(د) کشمیر میں بہت سے ایسے آثار پرانی عمارتوں کے پائے جاتے ہیں۔ جو یہودیوں کی روایات اور تاریخ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ جیسا کہ تخت سلیمان۔ عصاء عیسےٰ۔ کنڈ خلیل عیسےٰ کا درخت۔ مقام عیسےٰ۔ کوہ موسیٰ۔ موسائی قبریں۔ حضرت عیسےٰ کا نقش قدم۔ چاہ بابل۔ ہاروت و ماروت۔

(ہ) اقوام کشمیر کے نام یہودیوں کے ناموں سے ملتے ہیں

کشمیری اور عبرانی زبان

(و) کشمیری زبان کے بہت سے الفاظ عبرانی الفاظ سے ملتے جلتے ہیں۔ اس قسم کے قریباً چار سو الفاظ کی فہرست میں نے تیار کی ہے۔ جن سے ظاہر ہے کہ ان لوگوں کی اصلی زبان عبرانی ہی تھی۔

رسومات کی مطابقت

(ز) کشمیریوں کی بہت سی رسومات یہودیوں کی رسومات سے ملتی ہیں۔ جیسا کہ خانہ دامادی کا رواج۔ ننگا نہانے کا رواج۔ تیل کا نذر کرنے کا رواج۔ بھائی کی بیوہ سے شادی کرنے کا رواج وغیرہ

مہاراجہ صاحب کی تصدیق

(ح) حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے۔ کہ مہاراجہ رنبیر سنگھ کا قول تھا کہ موجودہ کشمیری در اصل اس ملک کے رہنے والے نہیں ہیں بلکہ کسی ملک کے بادشاہ نے ان کو بطور قیدخانہ کے یہاں رکھا تھا۔ اور اس امر کا بخت نصر بادشاہ کی تاریخ سے بھی ثبوت ملتا ہے۔ کہ اس نے یہودیوں کو قید کر کے کسی مشرقی ملک میں بطور سزا کے بھیج دیا تھا۔

پرانے زمانہ کی کتابوں سے تصدیق

(ط) کشمیر میں یہودیوں کا آباد ہونا۔ کوئی نیا خیال نہیں۔ بلکہ پہلے بھی کئی کتابوں میں اس امر کا ذکر تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر برنیر صاحب جو اورنگ زیب بادشاہ کے زمانہ میں ہندوستان کی سیاحت کے لئے آئے تھے۔ انہوں نے اپنے سفرناموں میں لکھا ہے کہ مجھے اپنے دوست مسٹر تھیونیٹ کا جو کتابوں کے مطالعہ کے بڑے شوقین ہیں ایک خط پہنچا۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ بعض پرانی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی لوگ بہت لمبے عرصہ سے ملک کشمیر میں بود و باش رکھتے ہیں۔ آپ اتفاق سے کشمیر گئے ہوئے ہیں تو اس امر کے متعلق تحقیقات کر کے ہمیں اطلاع دیں کہ آیا کشمیر میں اب بھی کوئی یہودی پایا جاتا ہے یا نہیں۔ اس کے جواب میں میں نے ان کو لکھا۔ کہ اس وقت کشمیر میں یہودی تو کوئی نہیں۔ لیکن کشمیریوں کی صورتیں بالکل یہودیوں کی سی ہیں۔ اور ان کا تمدن اور لباس اور خوراک اور کئی ایک رسوم سب یہود سے ملتی ہیں۔ اور کشمیر کے علاقہ میں بہت سے ایسے مکانات اور عبادت گاہیں اور زیارتیں ہیں۔ جو یہودیوں کی بنائی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ ان کے نام بھی عبرانی ہیں اور یہودی قوم کی روایات کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔

حضرت عیسےٰؑ کی عمر

(ی) جب احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ حضرت عیسےٰؑ کی ۱۲۵ سال کی عمر ہوئی اور اناجیل سے ظاہر ہے کہ واقعہ صلیب کے وقت ان کی عمر صرف ۳۳ برس تھی۔ اور واقعہ صلیب کے بعد ۴۰ دن اپنے حواریوں کے پاس رہے اس کے بعد پہاڑ پر چڑھ کر کسی دوسرے ملک کو چلے گئے۔ تو ظاہر ہے کہ باقی عمر قریباً ۹۲ سال انہوں نے اور شہروں اور ملکوں میں گزاری۔

مرہم عیسےٰؑ کی شہادت

مرہم عیسےٰؑ جس کا ذکر صدہا طبی کتابوں میں قدیم الایام سے چلا آتا ہے۔ اور نہ صرف یونانی طب میں بلکہ یورپ کی طبی کتب میں بھی اس کا ذکر ہے کہ حواریوں نے مسیح کے ہاتھ کے زخموں کے واسطے یہ مرہم بنائی تھی۔ اور اس مرہم سے صلیبی زخم اچھے ہو گئے۔ یہ مرہم بھی اس امر کی تائید کرتی ہے کہ مسیح صلیب پر فوت نہ ہوئے تھے۔ ورنہ مرہم کی ضرورت ہی کیا تھی۔ مرہم عیسےٰ کا ذکر یہودیوں کی تصنیف کردہ طبی کتب میں بھی ہے اور عیسائیوں کی تصنیف کردہ کتب میں بھی۔ اور مجوسیوں کی طبی کتب میں بھی۔ اس کو مرہم حواریین بھی کہتے ہیں۔ اور مرہم شلیخا بھی کہتے ہیں شلیخا عبرانی لفظ ہے۔ اور اس کے معنے ہیں بارہ ۱۲۔ کیونکہ بارہ حواریوں نے اس کو تیار کیا تھا۔ مرہم عیسےٰ کی گواہی ایک علمی گواہی ہے کیونکہ تمام مختلف قوموں کے لٹریچر میں اس کا ذکر موجود ہے

سیاحت کرنیوالا مسیح

حضرت عیسےٰؑ کا نام مسیح ہے۔ لفظ مسیح کے معنی بھی سیاحت کرنیوالے کے ہیں۔ چنانچہ لغت عربی کی مشہور کتاب لسان العرب میں لکھا ہے "عیسےٰ کا نام مسیح اس لئے رکھا گیا۔ کہ وہ زمین میں سیر کرتا رہتا تھا۔ اور کسی جگہ اس کو قرار نہ تھا۔

کتاب روضۃ الصفا جو ایک مشہور تاریخی کتاب ہے۔ اس میں بھی لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا نام مسیح اس واسطے رکھا گیا تھا کہ وہ سیاحت بہت کرتا تھا۔ اور ہمیشہ ملک بملک اور شہر بشہر پھرتے تھے۔ چنانچہ اپنے ملک سے سفر کر کے نصیبین میں بھی پہونچے۔ ایسا ہی ایک اسلامی فاضل امام ابی بکر محمد طرطوشی نے جو اپنی عظمت اور فضیلت میں شہرہ آفاق ہیں۔ اپنی کتاب سراج الملوک میں لکھا ہے کہ عیسےٰؑ جو سیاحوں کا امام تھا۔ وہ اب کہاں ہے یعنے وہ وفات پا گیا۔ غرض مسیح کا نام سیاحت کرنے والا ہونا اس قدر تاریخی اور لغوی کتابوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اگر ان سب حوالوں کو جمع کیا جائے۔ تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ کہ انکشاف قبر مسیح کا ابتداء ان الہامات الٰہی سے ہوا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر خدا تعالےٰ نے وفات مسیح کی حقانیت کے متعلق کئے اور اس کے بعد دن بدن تاریخ اور روایات اور کتب قدیمہ کی شہادتوں سے یہ امر واضح ہوتا گیا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر ابھی تک سری نگر محلہ خانیار میں موجود ہے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قواعد لجنات اماء اللہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر جگہ لجنہ اماء اللہ کے قیام کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس لئے ذیل میں قواعد لجنات اماء اللہ شائع کئے جاتے ہیں۔ تاکہ جماعتیں ان کے مطابق کارروائی کریں۔ یہ قواعد صدر انجمن احمدیہ کے مطبوعہ قواعد و ضوابط میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے بعد شائع شدہ ہیں۔ ملاحظہ ہو قواعد و ضوابط صـ ۲۴۱

(۱) جہاں تک ممکن ہو۔ ہر مقامی جماعت میں ایک لجنہ اماء اللہ قائم کی جائیگی۔ اور ہر لجنہ کی ممبرات سے ایک پریذیڈنٹ اور کم از کم ایک سکرٹری اور ایسی دوسری عہدہ دار مقرر کی جائیگی۔ جو لجنہ اپنے کام کے لئے ضروری خیال کرے۔

(۲) مقامی لجنہ کی ممبر ہر مقامی بالغ احمدی عورت ہوگی۔ اور اس کا کورم مقامی ممبرات کے ½ حصہ کا ہوگا۔ اس شرط کے ساتھ کہ کسی صورت میں یہ کورم ۲۵ سے زیادہ اور تین سے کم نہ ہوگا۔

(۳) ہر لجنہ اماء اللہ انتظامی طور پر مرکزی نظام کے متعلقہ صیغہ جات کی نگرانی کے ماتحت ہوگی۔ اور اس کا فرض ہوگا۔ کہ ہر سال اپنے کام کی ایک مفصل رپورٹ نظارت میں ارسال کیا کرے۔

(۴) ہر مقامی لجنہ، مقامی امیر کی نگرانی اور ہدایات کے ماتحت ہوگی۔ اسی طرح مقامی انجمن کے پریذیڈنٹ کو مقامی لجنہ کے کام کی نگرانی کا حق حاصل ہوگا۔

(۵) لجنات اماء اللہ کا کام علاوہ ان امور میں مشورہ دینے کے جن میں مقامی انجمن یا مقامی امیر یا ناظران صیغہ جات مرکزی یا صدر انجمن احمدیہ یا خلیفۃ المسیح کی طرف سے ان سے مشورہ طلب کیا جاوے۔ مندرجہ ذیل ہوگا۔

ا۔ مقامی خواتین میں تنظیم کرنا۔

ب۔ مقامی خواتین کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا حتّٰی کہ کم از کم کوئی مقامی احمدی عورت ناخواندہ نہ رہے۔ اور ہر عورت اسلام اور سلسلہ کے موٹے موٹے مسائل سے واقف ہو جائے۔

ج۔ مقامی خواتین سے تبلیغی کام لینا

د۔ مقامی خواتین سے چندہ جات وغیرہ کی وصولی کا انتظام کرنا۔

ھ۔ مقامی خواتین میں رفع تنازعات کا انتظام کرنا۔

و۔ مقامی خواتین میں دستکاری کی ترقی کا انتظام کرنا۔

ز۔ مقامی خواتین کی ہر طرح کی دینی و دنیوی و علمی و عملی و تمدنی و اقتصادی ترقی کے وسائل سوچنا۔ اور ان وسائل کو کام میں لانا

ح۔ مقامی خواتین میں بد رسومات کے مٹانے کی کوشش کرنا۔

ط۔ مقامی خواتین کی جسمانی صحت کی ترقی کے وسائل اختیار کرنا۔ اور انہیں حفظانِ صحت اور نرسنگ اور فرسٹ ایڈ اور دایہ گری کے اصول سے واقف کرنا۔

ی۔ مقامی خواتین میں تمام ان فرائض اور ذمہ داریوں کو ادا کرنا جو مقامی جماعت کے متعلق مقامی انجمن کے ذمہ عائد ہوتی ہیں۔

(۸۴۰) قادیان کی لجنہ اماء اللہ اس جہت سے مرکزی لجنہ سمجھی جائیگی۔ کہ اُسے بیرونی لجنات کی عمومی نگرانی کرنے اور بوقت ضرورت رپورٹ منگانے کا حق حاصل ہوگا۔

(۸۴۱) ہر لجنہ کو اختیار ہوگا۔ کہ اپنے ماتحت ایک انتظامی مجلس قائم کرے۔ اور اس کے لئے مناسب قواعد تجویز کرے۔ اس مجلس کی ممبرات لجنہ کی تمام عہدہ دار اور ایسی زائد ممبرات ہونگی۔ جو لجنہ کی طرف سے مقرر کی جائیں۔

(۸۴۲) جو چندے وغیرہ کوئی مقامی لجنہ مرکزی اغراض کے ماتحت وصول کرے ان کے متعلق اس کا فرض ہوگا۔ کہ انہیں جلد تر مقامی انجمن کے ذریعہ مرکز میں ارسال کردے۔ اور اُسے حق نہ ہوگا۔ کہ اُن میں سے کوئی رقم بلا اجازت صدر انجمن احمدیہ مقامی اغراض میں خرچ کرے۔ البتہ مقامی ضروریات کے لئے لجنہ کو اختیار ہوگا۔ کہ ناظر بیت المال کی تحریری منظوری سے مقامی خواتین سے الگ چندہ کرے۔ مگر ضروری ہوگا۔ کہ ایسے چندے کا اثر مرکزی چندوں پر نہ پڑے۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

ایک عبرتناک واقعہ

۶ر نومبر ۱۹۴۲ء کو ۴ بجے شام کے قریب ایک شخص بنام رجب علی خان قوم پٹھان ساکن موضع کبیر کلکا ضلع شاہجہان پور جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق اور ان کی جماعت کے متعلق بہت بیہودہ باتیں کرتا رہا اور مجھ سے کہا۔ کہ موضع اودھے پور کٹیا کے قادیانی تمہارے دوست ہیں۔ اور اگر مرزا غلام احمد قادیانی واقعی سچے ہیں۔ تو پھر ہمکو کچھ ستائیں تب ہم بھی انکی بات مان لیں۔ خدا کی قدرت کہ ان کا اکلوتا لڑکا جس کی عمر قریباً دس یا گیارہ سال ہے لکڑی توڑنے کے لئے ۹ نومبر ۱۹۴۲ء کو موضع کے قریب ایک باغ میں گیا۔ اور درخت پر چڑھا۔ اتفاق سے لکڑی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ اور وہ زمین پر آگرا۔ اس سے اس کو بہت چوٹیں آئیں۔ اتنے میں ایک شخص نے لڑکے کے والد سے کہا۔ کہ ایک دوا میرے یہاں ہے وہ بہت اچھی ہے۔ آپ گھبرائیں مت۔ وہ بھاگتا ہوا اپنے مکان پر گیا۔ اور دوا لاکر دی جو دراصل لگانے کی تھی۔ مگر غلطی سے اس نے کہدیا۔ کہ اس کو دوا پلا دو۔ اس دوا کے پیتے ہی حالت اور خراب ہوگئی۔ بلکہ ہڈی کٹ کر پیشاب کے راستہ سے بہت سفیدی آنے لگی۔

لالہ پراگ نارائن لال ولد کنجن ساکن موضع کبیر کلکا ضلع شاہجہانپور

گواہ شد۔ مختار احمد (غیر احمدی)۔ گواہ شد۔ سجاد حسین خان۔ خاکسار الطاف حسین خاں موضع اودے پور کٹیا

فوج میں بھرتی ہونے والے احمدی دوستوں اور انکے والدین کیلئے ضروری اعلان

جو دوست فوج میں بھرتی ہوئے ہیں۔ اگر وہ ایسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں کہ جماعت قائم ہے تو وہ اپنا چندہ جماعت مقامی کے ذریعہ بھجوائیں۔ ورنہ مرکز میں اطلاع دے کر براہ راست بھیجنے کی منظوری حاصل کرلیں۔ اگر براہ راست بھیجنے میں کوئی روک ہو تو اپنے والدین کے ذریعہ

اعلان نکاح

مورخہ ۲۸/۱۲/۴۲ بعد نماز فجر مسجد مبارک میں خاکسار کی لڑکی سماۃ رشیدہ بیگم کا نکاح شہباز خان خلف چودھری سلطان علی صاحب سکنہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ بعوض مبلغ ۵۰۰ روپے مہر پر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ جانبین کیلئے بابرکت کرے۔ آمین۔ خاکسار چودھری نادر علی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ شیخوپور ضلع گجرات

سکینت رجسٹرڈ

مندرجہ ذیل امراض میں سو فیصدی مجرب اور مفید ثابت ہو چکی ہے۔ (۱) نزلہ زکام کھانسی کو جلد سے جلد فائدہ کرتی ہے۔ (۲) دست۔ مروڑ۔ قے اور درد شکم کیلئے یقینی طور پر مفید ہے۔ (۳) کثرتِ حیض اسقاط اور درد لبہ ولادت کیلئے اکسیر ہے (۴) کثرت بول۔ پیشاب کا بار بار آنا اور ذیابطیس کیلئے بینظیر ہے۔ (۵) آشوب چشم۔ ککرے۔ پانی بہنا وغیرہ تکالیف کے لئے آنکھوں کے اوپر اس کا لیپ کرنا بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ (۶) ملیریا بخار کی سمیّت کو دور کرکے خون کو صاف کر دیتی ہے۔ خوراک ۳ گولی روزانہ

قیمت ۱۰۰ گولی ۴ع

حکیم محمد صدیق فاضل مالک شفاخانہ طب جدید قادیان متصل ڈاکخانہ

حبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی خاص حصہ کا نام نہیں۔ جوانی اس طاقت کا نام ہے۔ جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے تو مادہ حیات پیدا کرنے والی دوا

حبوب جوانی

استعمال کریں۔ قیمت ۵۰ گولیاں تین روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

چندہ مرکز میں ارسال کرنے کا مناسب انتظام کریں۔ نیز جماعتوں کے عہدیداروں کو بھی اس امر کی پوری نگرانی کرنی چاہیئے۔ کہ اُن کی جماعت کے جو دوست فوج میں ملازم ہیں۔ وہ اُن کے والدین کے ذریعہ ماہوار چندہ کی وصولی کریں۔ اور جس جس جماعت سے کوئی دوست فوج میں بھرتی ہو کر گئے ہوں۔ وہاں کی جماعت کے سکرٹری صاحب مال فوری طور پر ایسے دوستوں کی فہرست معہ مکمل پتوں کے ارسال فرمادیں۔ اور وضاحت سے تحریر کریں۔ کہ ان میں سے کون کون سے دوستوں کی طرف سے چندہ مل رہا ہے۔ تا جن دوستوں سے چندہ وصول نہ ہو رہا ہو۔ اُن سے براہ راست وصول کرنے کے بارہ میں مناسب کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔ (ناظر بیت المال)

اہل انگلستان کی فوجی خدمات

لنڈن ۲۴ر دسمبر۔ انگلستان میں فوجی اور فوجی کاموں سے متعلق بھرتی کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ انگلستان کے ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ بالغ مردوں اور عورتوں میں سے اس وقت دو کروڑ بیس لاکھ مرد اور عورتیں مختلف فوجی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ اب ۱۷ سال کے لڑکے اور ۵۰ سال کے مرد بھی فوجی خدمات کے لئے بلائے جائینگے اس طرح فوجی خدمات سرانجام دینے والوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہو جائیگا۔

سلطنت برطانیہ کے اخبارات کو ریڈیو پر پیغامات

برطانوی نو آبادیوں کی کانفرنس میں آسٹریلیا کے وزیر رسل و رسائل نے۔ اس دلچسپ حقیقت کا انکشاف کیا ہے۔ کہ اس سال کے دوران میں سلطنت برطانیہ کے اخباری نمائندوں نے ریڈیو کے ذریعہ سے اپنے اخبارات کو نو کروڑ ۲۰ لاکھ الفاظ کے پیغامات بھیجے۔ جنگ سے قبل پیغام رسانی کا ذریعہ بحری تار تھے۔ مگر جنگ کی وجہ سے سلطنت برطانیہ بحری تاروں کے بعض سلسلے سے محروم ہو گئی۔

اس کانفرنس میں برطانیہ، کینیڈا، نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے علاوہ ہندوستان کے نمائندے بھی شریک تھے۔

پنجاب میں مکئی باجرہ اور روغنی اجناس کی فصل

رقبہ زیر کاشت مکئی کا آخری تخمینہ ۱۲۱۴۲۰۰ ایکڑ ہے (اس میں رسمی تخمینہ پر ۱۲۷۸۰۰ ایکڑ شامل ہیں)۔ اس کے بالمقابل سال ماسبق کا اصل رقبہ [illegible]۱۱۸ ایکڑ تھا۔ گویا دو فیصدی کا اضافہ ہوا۔ موجودہ رقبہ پہلے تخمینہ کے رقبہ سے ۲ فیصدی کم لیکن پانسالہ اور دس سالہ اوسط سے بالترتیب ۹ اور ۱۱ فیصدی زیادہ ہے۔ سال ماسبق کے رقبہ کے مقابلہ میں اضافہ کا باعث زیادہ

"اجناس خوردنی پیدا کرو" کی مہم اور تخم ریزی کے وقت موافق موسمی حالات تھے۔ انبالہ۔ کانگڑہ۔ جالندھر اور سیالکوٹ کے سوائے جہاں بالترتیب ۳-۱-۴ اور ۱۱ فیصدی کی کمی ہوئی باقی تمام اضلاع میں رقبہ زیر کاشت میں اضافہ ہوا۔ بعض اضلاع میں بہت زیادہ بارشوں اور سیلابوں سے نقصان کی وجہ سے موسم عام طور پر بہت موافق نہیں رہا۔

کل پیداوار کا تخمینہ ۴۴۲۷۰۰ ٹن ہے۔ جو سال ماسبق کی پیداوار سے بقدر ۵ فیصدی کم۔ لیکن پانسالہ اور دو سالہ اوسط سے بالترتیب ۱۹ اور ۱۵ فیصدی زیادہ ہے۔ جملہ علاقوں کے نمائندہ اضلاع میں فصلوں کی فراہمی حسب معمول اوقات پر شروع ہوئی۔

396

رقبہ زیر کاشت باجرہ ۴۵۰۰ ۱۳۴۱ ایکڑ ہے۔ (اس میں رسمی تخمینہ کے طور پر ۱۹۳۰۰ ایکڑ شامل ہیں) اس کے بالمقابل سال ماسبق کا اصل رقبہ ۳۷۰۴۹۰۰۔ ایکڑ تھا۔ گویا ۱۲ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ موجودہ رقبہ پہلے تخمینہ کے رقبہ سے ۴ فیصدی اور پانسالہ اور دہ سالہ اوسط سے ۲۸ اور ۳۳ فیصدی زیادہ ہے۔ فصل کو پختہ کرنے کے لئے موسمی حالات موافق تھے۔ اور آبپاش اور غیر آبپاش دونوں قسم کے رقبوں میں پیداوار اوسط سے بہت زیادہ ہوئی۔ مجموعی پیداوار کا تخمینہ ۶۴۳۴۰۰ ٹن ہے (اس میں رسمی تخمینہ کے طور پر ۱۲۰۰ ٹن شامل ہیں) اس کے مقابلہ میں گذشتہ سال پیداوار ۴۴۲۶۰۰ ٹن تھی گویا ۵۴ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ پانسالہ اور دہ سالہ اوسط کے بالمقابل بالترتیب ۱۰۹ اور ۸۷ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ فصل کی فراہمی حسب معمول اوقات پر شروع ہوئی۔

~~۱۹۴۰ء~~ ۱۹۴۱ء سے پہلے پانسال کے اندر پنجاب کے جس قدر) رقبہ میں ربیع کی روغنی اجناس اور السی کی کاشت کی گئی۔ وہ برطانوی ہند میں کل رقبہ زیر کاشت فصل ہائے مذکور کا بالترتیب ۱۵۰ اور ۹۸ فیصدی تھا۔ یہ تخمینہ توریہ۔ سرسوں۔ رائی۔ تارامیرا اور السی کے متعلق ہے۔ آبپاش فصل زیادہ تر توریہ ہے جو کہ وسطی اور جنوب مغربی پنجاب میں کاشت کی جاتی ہے۔ یہ اگست اور ستمبر میں بویا جاتا ہے۔ اور دسمبر اور جنوری میں کاٹا جاتا ہے۔

رقبہ زیر کاشت فصل ہائے روغنی اجناس گذشتہ سال کے اصل رقبہ سے بقدر ۲ فیصدی کم ہے لیکن گذشتہ سال کے پہلے تخمینے سے ۱۳ فیصدی زیادہ ہے۔ کمی کی وجہ وہ مہم ہے۔ جو زیادہ اجناس خوردنی پیدا کرو" کے سلسلہ میں جاری کی گئی۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

میک لائٹ
اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں۔ بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے
ہر جگہ بکتا ہے
میک ورکس قادیان
B.123

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا اور اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ۔ پچاس قرص ۹ر

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

روزگار کے متلاشیوں کیلئے اچھا موقعہ

ضرورت ہے اراضیات سندھ کے لئے

چند منشیوں کی۔ تنخواہ مبلغ ۲۰ روپے ماہوار گریڈ ۲۰-۱-۳۰ جنگ الاؤنس مبلغ ۵ ماہوار الاؤنس غلہ گندم ایک من ماہوار۔ میٹرک اور مڈل پاس کو ترجیح دی جائیگی۔ اچھے سمجھدار پرائمری پاس بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ نہری علاقہ کے زمینداروں کو ترجیح دی جائیگی۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے آنی چاہئیں۔

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۸ دسمبر۔ سوویٹ ہائی کمانڈ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ڈان کے وسطی علاقہ میں روسی فوجوں کی طوفانی یلغار جاری ہے۔ کمیونک کا ریلوے جنکشن جو ورونیز راسٹوف ریلوے لائن پر واقع ہے۔ اس وقت روسی توپخانہ کی زد میں ہے۔ میلروف کے ریلوے جنکشن اور جرمن فوجی مرکز کو روسی فوجوں نے چاروں اطراف سے گھیر لیا ہے۔ روسی فوجوں کے نئے حملے کو آج بارہ دن گذر چکے ہیں۔ اس عرصہ میں روسیوں نے ۲ ہزار مربع میل رقبہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ راسٹوف جو جرمنوں کا ہیڈ کوارٹرز اور کاکیشیا کی جرمن فوجوں کا سب سے بڑا سپلائی کا اڈہ اور کلیدی شہر ہے۔ اس وقت روسی فوجیں اس سے صرف ۸۰ میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔ اگر راسٹوف پر روسیوں کا قبضہ ہوگیا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ آٹھ دس لاکھ جرمن فوج مکمل طور پر محاصرہ میں آجائے گی۔ سٹالن گراڈ کی محصور جرمن فوجوں کو آزاد کرانے کے لئے جرمنوں نے جو حملہ سٹالن گراڈ کے جنوب مغرب میں کیا تھا۔ وہ قطعی طور پر ناکام رہا ہے۔

قاہرہ ۲۸ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جرنیل منٹگمری کی آٹھویں فوج صراطہ سے چالیس میل آگے بڑھ گئی ہے اور اس وقت بیر الکبیر کے مقام پر رومیل کی افریقہ کور اور آٹھویں برطانی فوج میں زبردست جنگ ہو رہی ہے۔ محوری دستے مقابلہ کرتے ہوئے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ رومیل بیر الکبیر کے مقام پر جم کر لڑیگا یا نہیں۔ ابھی تک مقابلہ جاری ہے۔ دشمن کا بھاری نقصان ہو رہا ہے۔

واشنگٹن ۲۸ دسمبر۔ اتحادی بیڑے کے کمانڈر انچیف امیر البحر جارج کنگھم کی بہادری اور فرض شناسی کی تعریف صدر روز ویلٹ نے سرکاری طور پر کی ہے۔ اور آپکو امریکہ کا سب سے بڑا فوجی اعزاز عطا کیا ہے۔ آپ نے اتحادی فوجوں کو شمالی افریقہ میں اتارنے کا شاندار کارنامہ سر انجام دیا تھا۔

لنڈن ۲۸ دسمبر۔ حکومت برطانیہ نے کوئلے کی تمام کانوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

ملبورن ۲۸ دسمبر۔ جرنیل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی طیاروں نے رابادل پر خوفناک بمباری کی۔ جب سے بحر الکاہل میں جنگ شروع ہوئی ہے۔ اتحادی طیاروں نے اتنا خوفناک حملہ کسی جاپانی اڈہ پر نہیں کیا۔ اس حملے میں پانچ پانچ سو پونڈ وزن کے بم بندرگاہ کے رقبہ اور شہر پر گرائے گئے۔ ایک پندرہ ہزار ٹن کے جاپانی جہاز اور تین آٹھ آٹھ ہزار ٹن کے جاپانی جہازوں میں آگ لگادی گئی۔

کلکتہ ۲۸ دسمبر۔ ہندوستانی جنگی کمانڈ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ آج صبح چار بجے جاپانی طیاروں نے جن کی تعداد بہت کم تھی۔ کلکتہ پر چھاپا مارا۔ اور کچھ بم گرائے۔ ایک بم پھٹنے کی وجہ سے ایک جگہ آگ لگ گئی۔ لیکن اس پر بہت جلد قابو پالیا گیا۔ اسی وقت جاپانی طیاروں نے کچھ بم مشرقی بنگال کے ۲ مقامات پر گرائے۔ بہت تھوڑا نقصان جان و مال ہوا۔

نئی دہلی ۲۸ دسمبر۔ حکومت ہند نے ایک پریس کمیونک شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ عنایت اللہ خان المشرقی نے اپنے ایک مکتوب میں حکومت ہند کو یقین دلایا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ زمانہ جنگ میں خاکسار خاکی وردی پہنکر اور بیلچہ اٹھا کر فوجی نوعیت کی ڈرل اور پریڈ نہیں کرینگے اور پُر امن رہینگے اور کوئی ایسی کارروائی نہیں کرینگے جس سے امن یا جنگی کارروائیوں میں رکاوٹ پڑنے کا خطرہ ہو۔ خاکساروں کی سرگرمیاں محض سوشل قسم کی ہونگی۔ اور وہ ملک کو حملہ آوروں سے بچانے کے لئے تعاون کرینگے۔ چنانچہ اس یقین دلانے پر حکومت ہند وہ تمام پابندیاں جو اس نے خاکساروں پر عائد کر رکھی تھیں واپس لیتی ہے۔ اور عنایت اللہ خان المشرقی کی نقل و حرکت پر اب کوئی پابندی باقی نہیں رہی۔ صوبائی حکومتوں نے بھی خاکساروں پر سے تمام پابندیاں ہٹالی ہیں۔

ماسکو ۲۸ دسمبر۔ سوویٹ ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹ دسمبر سے ۲۶ دسمبر تک روسی محاذ جنگ پر ۷۶ جرمن طیارے گرائے گئے۔ ان میں سے ۷ فوج بردار طیارے سٹالن گراڈ کے رقبہ میں فضائی لڑائیوں میں گرائے گئے۔ اس عرصہ میں ۵۵ روسی طیارے تباہ ہوئے۔

مراکش ۲۸ دسمبر۔ اتحادی ہائی کمانڈ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ مجاذ الباب اور قیروان کے محاذ پر محوری فوجیں خوفناک مزاحمت کر رہی ہیں۔ لیکن اتحادی فوجیں اس مزاحمت پر آہستہ آہستہ غالب آتی جارہی ہیں۔ اتحادی طیارے بہت کم بلندی سے جرمن اور اطالوی فوجوں پر بمباری کرتے ہیں۔ دشمن کا بھاری نقصان ہوا۔ ٹیونس کے جنوب میں فرانسیسی فوجوں نے اہم پیشقدمی کی ہے اور کچھ محوری سپاہیوں کو قیدی بنالیا اور بھاری سامان جنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس حملہ میں ۲ محوری فوجوں پر ... توپوں کی گولہ باری کرتے رہے پونٹیین سے لیکر قیروان تک ہماری فوجیں آج اپنی پوزیشن مضبوط بناتی رہیں۔

قاہرہ ۲۸ دسمبر۔ گارڈن رسٹ میں دریائے نیل کے کنارے ہندوستانی سپاہیوں نے مصطفیٰ نحاس پاشا وزیر اعظم مصر کو دعوت دی۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے مصطفیٰ نحاس پاشا نے کہا کہ میں اپنے آپکو آپ لوگوں میں موجود پاکر بہت خوش ہوا ہوں آپ آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں۔ مصر اور ہندوستان کو بہت سے رشتوں نے آپس میں منسلک کر رکھا ہے۔ اور ایکدوسرے کا بھائی بنا دیا ہے۔ ہندوستان اور مصر کی آغوش میں ہی آزادی اور تہذیب نے پرورش پائی ہے۔ اسی تہذیب نے ہی مغربی دنیا کو شاندار زندگی بخشی ہے۔

رہتک ۲۸ دسمبر۔ سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب کی وفات حسرت آیات پر بیان دیتے ہوئے چودھری سر چھوٹو رام ریونیو منسٹر حکومت پنجاب نے کہا کہ میں وزیر اعظم کے لئے کوئی نام پیش نہیں کرتا۔ اتحاد پارٹی مضبوط۔ متحد اور ناقابل شکست ہے۔ انفرادی تجویز کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ پارٹی کا فیصلہ ہی آخری فیصلہ ہے۔ آپ نے کہا۔ میرے نزدیک وزیر اعظم بننے سے وہ کاز اور نصب العین زیادہ عزیز ہے جس کی داغ بیل سر سکندر حیات خان نے ڈالی ہے۔

لاہور ۲۸ دسمبر۔ سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے خان بہادر نواب مظفر خاں کو یکم جنوری ۱۹۴۳ء سے پنجاب اینڈ نارتھ ویسٹ فرنٹیئر پراونشل جائنٹ پبلک سروس کمیشن کا ممبر مقرر کیا ہے۔ سردار بہادر سردار پربھ سنگھ آئی۔ ایس۔ ای (ریٹائرڈ) ممبر پبلک سروس کمیشن کی میعاد عہدہ میں یکم جنوری ۱۹۴۳ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۳ء تک توسیع کردی گئی ہے۔ سردار بہادر سردار پربھ سنگھ کو چار ماہ کے لئے رخصت عطا کردی گئی ہے۔ اُن کی جگہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۳ء تک سردار بہادر سردار موہن سنگھ بطور قائم مقام ممبر کام کریں گے۔

قاہرہ ۲۸ دسمبر۔ اس مطلب کے معاہدہ پر دستخط ہوگئے ہیں کہ مصر روئی کے پندرہ ہزار گٹھے ہندوستان کو مہیا کریگا۔

نئی دہلی ۲۸ دسمبر۔ بعض برطانی فوجیں جنہیں لڑائی کے اقدام اور حفاظت دونوں قسم کی تربیت دیگئی تھی۔ ضلع اراکان کے راستہ برما میں داخل ہوچکی ہیں چنانچہ جاپانیوں کو شکست دینے کے لئے وسیع پیمانہ پر تیاریاں کی جارہی ہیں۔ کلکتہ اور اس کے نواح میں اہم مرکزی مقامات پر طیارہ شکن توپیں نصب کردیگئی ہیں۔ اس کے علاوہ جابجا بڑی اور چھوٹی توپیں مقابلہ کے لئے ایستادہ ہیں۔ دریا کے کنارہ پر بھی مضبوط انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔ فوجوں کے لئے نئی سڑکیں اور پُل بنا دیئے گئے ہیں۔ تاکہ فوجوں کو میدانی نقل و حرکت کیلئے زیادہ راستے مل سکیں۔

لنڈن ۲۸ دسمبر۔ اطالوی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ صراطہ کے علاقہ میں گشتی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں۔ قاہرہ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل اتحادی فوجوں نے صراطہ سے چالیس میل جنوب میں دشمن کی فوجوں سے ٹکر لی۔ اتحادی ہوائی جہازوں کی بمباری کا نشانہ ٹیونس بنا۔ جہاں ریلوے الیکٹرک ڈپو میں آگ لگ گئی۔

لنڈن ۲۸ دسمبر۔ جرمن لیبیا میں پسپا ہوتے وقت اپنے پیچھے ایک نہایت تباہ کن سرنگ چھوڑ جاتے ہیں جو مچھلیاں پکڑنے والی کنڈی سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔ جب یہ سرنگ پھٹتی ہے تو نزدیکی آدمیوں کے مُنہ وغیرہ کو اڑا دیتی ہے اور دھڑ کو سخت زخمی کر دیتی ہے۔ جس قدر سرنگیں رومیل نے بچھائی ہیں کسی فوج نے آجتک اتنی نہیں بچھائیں۔

واشنگٹن ۲۹ دسمبر۔ امریکہ کے وار بورڈ نے اعلان کیا ہے کہ گوڈال کینال ... اب ہوائی جہازوں کے ذریعہ ... رہے ہیں۔

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا تحریر فرمودہ نسخہ۔ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع ہی سے دوائی "فضل الٰہی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت پندرہ روپے مکمل کورس۔ مناسب ہوگا۔ کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام

ہمدرد نسواں

ہے۔ دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

عبدالرحمٰن قادیانی پبلشر و پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر